سوال

تشہد میں رفع سبابہ کا مسئلہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تشہد کی حالت میں شروع ہی سے انگلی کو حرکت دینی شروع کردینی چاہیے یا درود کے بعد جب دعائیں شروع کریں تو حرکت دیں؟ دو سجدوں کے درمیان بھی انگلی کو حرکت دینی چاہیے یا نہیں؟ درود کے بعد انگلی کو حرکت دینا کون سی حدیث سے ثابت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تشہد کی حالت میں شروع سے ہی انگلی کھڑی کردی جائے۔ جیسا کہ احادیث کے عموم سے ثابت ہے:

"کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قعد فی الصلوۃ ____ واشار باصبعہ"

(صحیح مسلم کتاب الصلوۃ باب صفۃ الجلوس فی الصلوۃ وکیفیتہ موضع الیدین علی اللخذین حدیث: 579) جب دعا کریں یعنی درود کے بعد تو شہادت کی انگلی کو حرکت دیں۔

(سنن النسائی۔ الافتتاح باب موضع الیمین من الشمال فی الصلوۃ ح 890، وسندہ صحیح فرایتہ یحر کھا ید عوبھا)

فائدہ: عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی نے لکھا ہے:

"تشہد میں جو رفع سبابہ کیا جاتا ہے کہ اس میں تردد تھا کہ اس اشارہ کا بقاء کس وقت تک کسی حدیث میں منقول ہے یا نہیں۔ حضرت قدس سرہ (یعنی رشید احمد گنگوہی دیوبندی) کے حضور میں پیش کیا گیا فوراً ارشاد فرمایا

"ترمذی کی کتاب الدعوات میں حدیث ہے کہ آپ نے تشہد کے بعد فلاں دعا پڑھی اور اس میں سبابہ سے اشارہ فرما رہے تھے" اور ظاہر ہے کہ دعا قریب سلام کے پڑھی جاتی ہے پس ثابت ہوگیا کہ اخیر تک اس کا باقی رکھنا حدیث میں منقول ہے اور یہ بھی فرمایا کہ لوگ اس مسئلہ کو باب التشہد میں ڈھونڈتے ہیں اور وہاں ملتا نہیں، اس سے سمجھتے ہیں کہ حدیث میں نہیں ہے امام ربانی کا سرعت انتقال ذہنی اور ملکہ استنباط دفقاہت ان دونوں واقعہ سے اظہر من الشمس ہے" (تذکرۃ الرشید ج1 ص113، تفقہ اورافتاء)

راقم الحروف کے خیال میں گنگوہی صاحب کا اشارہ اس حدیث کی طرف ہے جس میں لکھا ہوا ہے: "ان رجلا کان ید عوا باصبعیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: احد احد"

(سنن ترمذي كتاب الدعوات باب 104 قبل احاديث شتى من ابواب الدعوات حديث :3557)

لیکن یہ سند محمد بن عجلان کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج1ص385

محدث فتویٰ